



N
a
S
B
i



دربار معاویہ میں امام حسن علیہ اسلام کو آگ کا
انگارہ بولا گیا بولنے والے کو انعام سے نوازہ!



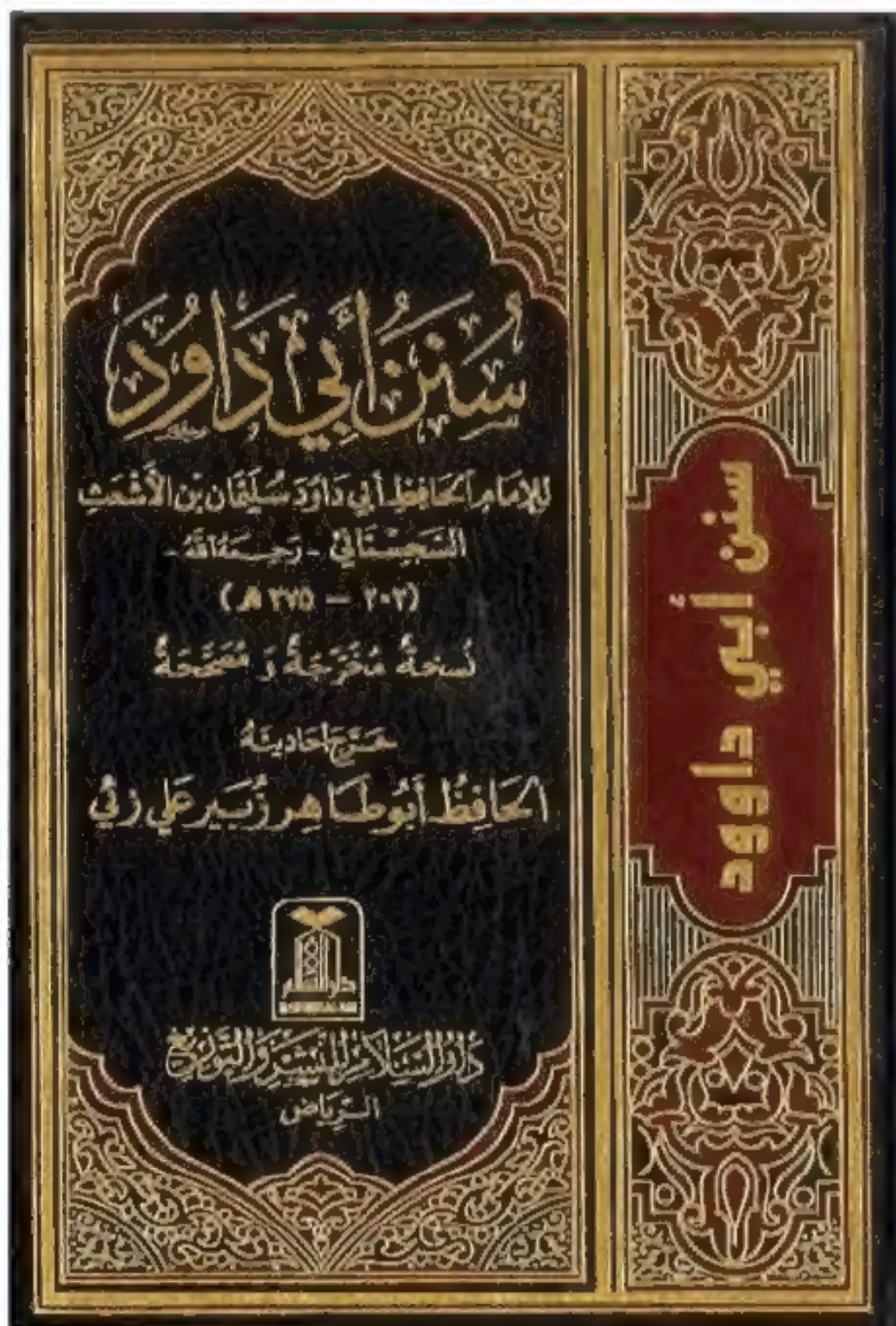
تحریر: بلوچ خان
ترتیب: بلوچ خان
ناشر تحفظ عقائد اہل سنت

روایت ابوداؤد 4131 پر ناصبیوں کے خیانتوں کا رد!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

روایت ابوداؤد 4131 کی تصحیح تمام اعتراضات کہ جواب :-

{ تحقیق بلوچ خان }



5 علامہ عراقی _____ 6 امام ہیشمی

_____ 7 علامہ زیلی _____ 8 علامہ _____ 4 page

کشمیری _____ 9 امام بخاری _____ 10 علامہ

احمد شاکر _____ 11 امام ذہبی _____ 12 امام

حاکم نیشاپوری _____ 13 امام

نسائی _____ 14 امام ترمذی _____ 15 علامہ

ابن عبدالہادی _____ 16 امام

نووی _____ 17 علامہ ابن صلاح _____ 18 علامہ

مندری _____ 19 امام ابو بصیر

ائمہ احناف _____ 20 ائمہ اہل

حدیث _____ 21 غلام مصطفیٰ ظہیر امن

پوری _____ 22 امام مسلم _____ 23 شیخ

ابن عدی _____ 24 امام سیوطی _____ 25

علامہ ابن ترکمانی حنفی _____ 26

جمہور محدثین

اور مسند احمد میں بقیہ بن ولید نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے حدیث
دیکھیں۔

page__4

حد منا حیوة بن شریح حدثنا بقیہ حدثنا یحیر بن سعد عن خالد بن معدان
قال وقد المقدم بن معدی کرب وعمر بن الاسود الى معاوية:-

ایک مرتبہ حضرت مقدم اور عمرو بن اسود یہ حضرت امیر معاویہ کا ان کے
پاس گئے، حضرت معاویہ نے حضرت مقدم منہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے
علم میں ہے کہ حضرت امام حسن علیہ اسلام فوت ہو گئے ہیں؟ یہ سنتے
ہی حضرت مقدم بھی نہ سے اناللہ وانا الیہ راجعون "کہا، حضرت معاویہ
نے پوچھا کہ کیا آپ اسے عظیم مصیبت سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا
میں اسے مصیبت کیوں نہ سمجھوں؟ جبکہ بنی علیہ نے انہیں اپنی گود میں
بٹھا کر فرمایا تھا کہ یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے۔

اب اسکا جواب دیکھیں کیا بقیہ بن الولید تدلیس تسویہ کرتا تھا :- اس میں جو قول ہے

page 4 وہ صرف ابن ابی حاتم کا ہے باقی ابن حجر اور بہت سے علماء نے اسی کو نقل کیا ہے

خود سے کوئی دلیل نہیں دی امام ابن ابی حاتم کے اس قول (وكان بقیة من أفل

الناس لهذا) بنیادی وجہ وہ روایت ہے جو انہوں نے نقل کی ہے جس میں امام ابن

ابی حاتم کے مطابق ایک متروک راوی "اسحاق بن فروة" کو عبید اللہ بن عمرو اور نافع

کے درمیان سے ساقط کر دیا ہے اس بنا پر امام ابن ابی حاتم نے بقیہ بن الولید کی پر یہ

قول نقل کیا ہے تو ہم اسی امام ابن ابی حاتم کہ قول کا رد کر دیتے ہیں اور باقی جس

نے بھی بقیہ کو تدلیس تسویہ کرنے والا کہا ہے انہی کی ہی تقلید کی ہے دلیل کہ طور پر

کوئی سند یا روایت نقل نہیں کی بس امام حاتم کی تقلید کی ہماری معلومات کے مطابق

بقیہ بن الولید پر راوی کو ساقط کرنا امام ابن ابی حاتم کا وہم ہے کیونکہ جس روایت کی

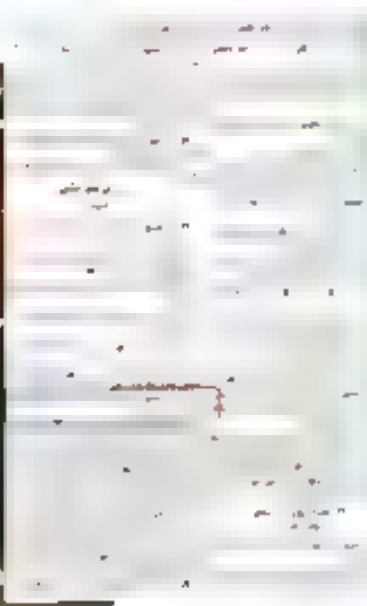
بنیاد پر انہوں نے یہ بات کہی ہے اس روایت کی دوسری سند میں بقیہ بن الولید نے

اسحاق بن ابی فروة کو ساقط نہیں کیا ہے روایت پیش ہے اگر بقیہ تدلیس تسویہ کرتا تو

ادھر بھی راوی کو ساقط کرتا روایت پیش ہے ۔

یہ جب سنن ابوداود عربی میں مختلف مکتبوں سے ناشر ہوئی تو مجموعی
علماء نے اس حدیث پر صحیح کا حکم لگایا دیکھیں !

page___7



ائمہ نواصب سے گزارش ہے کہ پہلے ان تمام مکتبہ والوں سے تحکیم
سیٹ کروائیں جنہوں نے ابوداود 4131 کو صحیح کہا !

جدید محققین مثلاً شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے بقیہ کی مصرح

بإسماع والی روایتوں کو صحیح قرار دیا ہے۔

page __9

جناب عبد الرؤف بن عبد المنان بن حکیم محمد اشرف سندھو صاحب ایک

روایت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَنَّفِ الْأَنْصَرِيُّ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَعْنَةُ الْقُصَيْبِيُّ عَنْ عَبْدِ

الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

اس کی سند بقیہ بن الولید کی وجہ سے حسن درجے کی ہے جس سند کو سندھو

صاحب نے حسن کہا ہے وہ سند بھی مسلسل بل سماع نہیں ہے :-

{ القول المقبول صفحہ 640 }

ثابت ہوا کہ سندھو صاحب بھی بقیہ پر تدلیس تسویہ والے

الزام کو نہیں مانتے ورنہ اس عن عن والی سند کو صحیح نہ

کہتے :-

علامہ بیہمی لکھتے ہیں بقیہ بن ولید ثقہ مدلس ہے۔

{ مجمع الزوائد ج ۳ ص ۷۵ }

page __12

لہذا ثابت ہوا ام بیہمی بھی بقیہ کو عام سا مدلس مانتے ہیں جنکی سماع والی حدیث صحیح ہوتی ہے اس طرح ایک مسند احمد کی حدیث کہ بارے میں لکھتے ہیں رجال ثقات۔

{ ج ۱۰ ص ۲۵۰ }

لہذا ثابت ہوا یہ بھی بقیہ کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں۔

علامہ زیلی نے نصب الراية میں بھی یہی بات لکھی ہے کہ بقیہ صدوق ہے اور اس حدیث کی صراحت کی ہے اور مدلس صدوق جب سماع کی صراحت کرے تو تدلیس کا شبہ رفع ہو جاتا ہے۔

{ نصب الراية ج ۱ ص ۲۸ }

اب علامہ زیلی سے بھی تدلیس تسویہ کا رد کیوں کہ انہوں نے کہا سماع ثابت کرے یعنی جیسے عام مدلس سماع ثابت کرے تو حدیث صحیح ہوگی بقیہ کا بھی بھی معملہ ہے۔

علامہ کشمیری فرماتے ہیں بقیہ مدلس ہے مواقیت نماز کی حدیث جو
 بواسطہ بقیہ ہے امام بخاری نے اسے صحیح کہا ہے جیسا کہ التلخیص میں
 ہے جب وہ سماع کی صراحت کرے تو اسکی روایت قبول کی جائے
 گی۔

{ العرف الشذی }

امام بخاری نے بھی جس سند کو صحیح کہا ہے وہ مسلسل بل سماع
 نہیں لہذا امام بخاری سے بھی بقیہ کی تدلیس تسویہ کا رد کیوں کہ
 تدلیس تسویہ والے راوی کی وہی سند صحیح ہوتی ہے جو مسلسل بل
 سماع ہو اور علامہ کشمیری کہ مطابق بھی بقیہ ایک عام سامدلس ہے
 جسکی سماع والی حدیث صحیح ہوتی ہے اپنے شیخ سے سماع کافی ہے
 اور ابوداؤد ۴۱۳۱ کا سماع مجود ہے الحمد للہ۔

بقیہ کے بارے میں امام مسلم صحیح مسلم لکھتے ہیں۔

{ 43 صحیح مسلم }

page __14

ابن قبرا نے کہا، میں نے وہب سے سنا، انھوں نے سفیان سے اور انھوں نے عبد اللہ بن مبارک سے روایت کی، کہا: بقیہ زبان کے بچے ہیں لیکن وہ ہر آنے جانے والے (علم حدیث میں مہارت رکھنے والے اور نہ رکھنے والے ہر شخص) سے حدیث لے لیتے ہیں۔

{ 80 صحیح مسلم }

زکریا بن عدی نے کہا: مجھ سے ابو اسحاق فزاری نے کہا: بقیہ سے وہی احادیث لکھو جو اس نے معروف لوگوں سے روایت کی ہیں، وہ نہ لکھو جو اس نے غیر معروف لوگوں سے روایت کی ہیں اور اسماعیل بن عیاش سے، جو اس نے معروف لوگوں سے روایت کیں یا غیر معروف لوگوں سے، کچھ نہ لکھو۔

امام مسلم نے کسی جگہ پر بھی اسکی تدلیس التوسیہ کا ذکر نہیں کیا اور امام مسلم نے مسلم میں بقیہ سے ایک حدیث بھی لی ہے۔

وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُزْمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ دُعِيَ إِلَى عَرْسٍ أَوْ نَحْوِهَا فَلْيُجِبْ».

اب اگر بقیہ بن ولید تدلیس التسویہ کرتا تھا تو صحیح مسلم کی اس سند میں بھی بقیہ بن ولید نے مسلسل سماع نہیں کیا حدثا کہ اگے عن عن سے روایت کیا ہے اب غلام یزید غیرت کرے صحیح مسلم کی سند کو بھی ضعیف کہے جس کہ تمام حدیث صحیح ہیں پر شاہ ولی اللہ نے اجماع نقل کیا ہے امام مسلم بھی بقیہ کی تدلیس کو نہیں مانتے تھے ورنہ اس سند سے بقیہ کی حدیث نہ لیتے کیوں کہ تسویہ والے راوی کی مسلسل بل سماع سند ہی اور ٹھیک ہوتی ہے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ صحیحین میں جتنے بھی مدلسین کا عن عن ہے وہ سماع پر محمول ہوتا ہے تو ان سے عرض ہے کہ صحیح مسلم کی اس سند کا سماع ہمیں دیکھائیں جس میں بقیہ نے پوری سند میں حدثا کہا ہو ورنہ اس سند کو بھی ضعیف ہی مانو۔

اور علامہ شیخ احمد شاکر بھی اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں جو مقدم والی حدیث ہے۔

{ مسند احمد 17123 محکم شیخ احمد شاکر }

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیخ احمد شاکر بھی بقیہ بن وید کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں۔

محمد بن مصنفی : حدثنا یحییٰ عن یحیر ، عن خالد بن معدان ، قال : وفد المقدم بن معدي كرب ، وعمر بن الأسود ، ورجل من الأسد له صحبة إلى معاوية . فقال معاوية للمقدم : تؤني الحسن ، فاسترجع . فقال : أترأها مصيبة ؟ قال : ولم لا ؟ وقد وضع رسول الله ﷺ في حجره وقال : هذا حسين من علي . فقال للأسدي : ما تقول أنت ؟ قال : جمرة أطفئت . فقال المقدم : أنشدك الله ! هل سمعت رسول الله ﷺ ينهي عن لبس الذهب والحرير ، وعن جلود السباع والركوب عليها ؟ قال : نعم . قال : فوالله لقد رأيت هذا كله في بيتك فقال معاوية : عرفت أنني لا أنجو منك

{ إسناده قوي }

{ سير اعلام النبلاء جلد 3 صفحہ 158 }

امام حکم نے جو سند لی ہے اس سند میں بھی بقیہ بن ولید نے مسلسل سماع کی تصریح نہیں کی مگر امام حاکم نے لکھا حدیث بخاری مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام حاکم بھی بقیہ بن ولید کی تدلیس التوسیہ کو نہیں مانتے تھے ورنہ سند کو بخاری مسلم کی شرط پر صحیح نہ کہتے ذہبی نے کہا قال فی التلخیص فی شرط مسلم امام ذہبی سے بھی بقیہ بن ولید کی تدلیس التوسیہ کا رد کیوں کے سند میں مسلسل سماع نہیں ہے پوری سند میں حدیثا نہیں کہا اور تدلیس تسویہ والے راوی کو سند میں مسلسل سماع کرنا ہوتا ہے ورنہ سند ضعیف ہوتی ہے معلوم ہوا بقیہ تدلیس تسویہ کے برے

ہے

بقیہ بن الولید کہ بارے میں امام نسائی کہتے ہیں کہ بقیہ بن ولید اگر کہے حدیث یا حدیثی تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں۔

امام نسائی کہتے ہیں بقیہ اگر حدثا یا کہے حدثی اس میں کو مسئلہ نہیں۔

Page 19 اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام نسائی بھی بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں کیوں کہ تدلیس تسویہ والی راوی کی صرف وہی سند صحیح ہوتی ہے جہاں پوری سند میں حدثا کہے اور امام نسائی کہ مطابق بقیہ بن ولید صرف اپنے سے اوپر والے راوی سے سماع ثابت کر دے تو حدیث صحیح ہوگی امام نسائی نے بقیہ کو صرف عام سادلس لکھا جو ہم بھی مانتے ہیں جنکی حدثا والی سند صحیح ہوتی ہے۔
اسی سند پر امام ترمذی نے بھی حدیث لی ہے دیکھیں۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السَّلْمِيِّ، عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: -

{ ترمذی 2676 }

امام ترمذی نے بھی بقیہ بن ولید کی سند نقل جس میں بقیہ نے مسلسل سماع کی تصریح نہیں کی مگر امام ترمذی نے حدیث کو حسن صحیح کہا ہے ثابت ہوا امام ترمذی بھی بقیہ پر تدلیس التسویہ والے الزام کو نہیں مانتے کیوں کہ سند مسلسل بل سماع نہیں ہے اور امام ترمذی نے لکھا حسن صحیح ہے۔

اور بقیہ تدلیس التوسیہ سے بری ہے اس بات پر مضبوط دلیل یہ ہے کہ امام ذہبی فرماتے ہیں اور دیگر کئی حضرات کا کہنا ہے کہ بقیہ بن ولید تدلیس کرتا تھا اس لیے جب وہ عن استعمال کرے تو یہ حجت شمار نہ ہوگا یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ بقیہ بن ولید مدلس ہے اور ابوداؤد والی حدیث کا سماع مسند احمد میں مجود ہے امام ذہبی نے بقیہ پر تدلیس تسویہ والے کسی قول کا ذکر نہیں کیا معلوم ہوا امام ذہبی بھی بقیہ کو تسویہ سے بری مانتے ہیں اور بقیہ پر جو قول تدلیس تسویہ والے نقل کرتے ہیں وہ ذہبی سے بہت کم درجے کہ علم ہیں ذہبی کہ سامنے انکے قول کی حسیت کچھ نہیں۔

{ میزان ال اعتدال جلد 2 صفحہ 80 }

شیخ ابن عدی فرماتے ہیں بقیہ بن ولید جب اہل شام سے روایت نقل کرے تو ثقہ شمار ہوگا اور نواصب کی بد قسمتی ابوداؤد 4131 اہل شام سے ہے۔

{ میزان ال اعتدال جلد 2 صفحہ 87 }

اسی طرح غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری بھی اپنی مطلب کی بات میں بقیہ

Page 22 بن ولید کی اس سند کو بھی حسن کہتے ہیں اور استدلال کرتے ہیں جو سند

مسلل بل سماع نہیں اگر بقیہ تدلیس تسویہ کرتا تھا تو تم نے کیوں اسکی

اسی سند کو پیش کیا ہے جو مسلل بل سماع نہی اور اس سے حجت قائم

کی ہے میٹھا میٹھا حب جب کڑوا کڑوا تھو اپنے مطلب کی بات لیتے ہو اور جو

تمہاری ناصیت کہ خلاف ہوتی ہے اسے تدلیس تسویہ کا مرتکب بتا کہ رد کر

دیتے ہیں ادھر تمہیں تدلیس تسویہ نظر نہیں آئی اور پوری سند میں حدثا کہ

بغیر حسن کہہ دیا۔

{ تکبیرات عیدین میں رفع الیدین } (سنن ابی داؤد : 722 متقی لابن الجارود :

178 والسیاق لہ، وسندہ حسن) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رکوع سے

پہلے کہی جانے والی ہر تکبیر پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین فرماتے

تھے ۔ تکبیرات عیدین بھی چونکہ رکوع سے پہلے ہوتی ہیں، لہذا ان میں رفع

الیدین کرنا سنت نبوی سے ثابت ہے ۔

یہ حدیث دیکھیں :- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، وَعُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوَصَّابِيُّ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْمُغِيرَةِ النَّصَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي بُرَيْرَةَ:-

page_24

اس حدیث کہ بارے میں محمد اشرف سندھو صاحب لکھتے ہیں اسکی سند بقیہ بن ولید کی وجہ سے حسن درجہ کی ہے۔۔ اور سند مسلسل بل سماع نہیں ثابت ہوتا ہے سندھو صاحب بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے تھے۔۔

اگے لکھتے ہیں حاکم ذہبی اور ابو بصیر نے اسکو صحیح کہا ہے۔

{مصباح الزجاجة 466}

امام حاکم نیشاپوری اور امام ذہبی سے تو ہم پہلے ہی دلائل دے چکے کہ وہ بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ امام ابو بصیر بھی بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں۔ کیوں کہ تدلیس تسویہ والے راوی کی صرف وہی سند صحیح ہوتی ہے جہاں پوری سند میں حدیث ہو سماع ثابت ہو اور جس سند کو ابو بصیر نے صحیح کہا اس میں بقیہ بن ولید عن عن سے روایت کیا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ابو بصیر بھی بقیہ کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں۔

علامہ ابن ترکمانی حنفی بھی بقیہ بن ولید کہ تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں اور عام مدلس مانتے ہیں جسکا اپنے شیخ سے سماع کافی ہوتا ہے اور حدیث مقدم بن معدی کا اپنے شیخ سے سماع مسند احمد میں مجود ہے لہذا اب یہ حدیث علامہ ترکمانی کہ مطابق بھی صحیح ہو گئی۔

page 26

اور اس طرح حنفی علماء بھی اس بات کا دفاع کرتے ہیں کہ بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ سے بری ہیں اپنے مطلب کی حدیث میں کیوں کہ حقیقوں کہ مذہب کی تقویت میں ایک حدیث کا راوی بھی بقیہ بن ولید ہے اور اس حدیث کہ مطابق خون نکل آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ حدیث الکامل فی ضعفاء الرجال میں مجود ہیں اور حقیقوں نے اپنے

رسالہ

{ دو ماہی مجادلہ شمارہ 4 صفحہ 4 کا حاشیہ }

میں اس بات کا دفاع کیا ہے کہ بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ سے بری ہے اور جب اپنے شیخ سے صرف سماع کرے جیسے عام مدلس کرتے ہیں تو حدیث قابل حجت ہے۔ حنفی اور اہل حدیث دونوں اپنے مطلب کی بات میں بقیہ بن ولید کا دفاع کرتے ہیں کہ بقیہ تدلیس تسویہ سے بری ہے لیکن جب ہم وہی سند ماموں جان کہ خیلان پیش کریں تو

انکو سند میں بقیہ بن ولید کی تدلیس تسویہ یاد آ جاتی ہے

اس تحریر کو پڑھنے کہ باد آپ لوگوں کو سمجھ گئے ہو گے کہ مطلب کی

Page | 27

بات میں یہ لوگ بقیہ بن ولید کو تدلیس تصویہ کا مرتکب نہیں مانتے جب

انکی ناصیت کہ خلاف حدیث آئے تو علم رجال کو تختہ مشق بنا دیتے

ہیں۔

اور الحمد للہ اس تحریر میں ہم نے جمہور کی رائے سے بقیہ بن ولید کو

تدلیس تصویہ سے بری قرار دے دیا اور ابوداؤد کی حدیث بالکل صحیح ہے۔

اب ابو یحییٰ نور پوری کہ تیسرے اعتراض

کا جواب کہ بقیہ بن ولید کی اہل

حمص سے روایت ضعیف ہوتی ہے :-

=====

ان لوگوں کہ پاس تیسرے اعتراض پر کوئی دلیل نہیں ہے مگر پھر بھی ہم

Page | 29

اسکا جواب دے دیتے ہیں :-

ان محدثین کا تذکرہ جو بقیہ بن ولید کی حمصی راوی سے روایت کو صحیح کہتے ہیں :-

امام ذہبی بقیہ بن ولید کی حمصی راوی سے عن والی روایت کو صحیح کہتے ہیں

{المستدرک 2435}

امام حاکم بھی بقیہ بن ولید کی حمصی راوی سے روایت کو صحیح کہتے ہیں -

{المستدرک 2435}

امام ترمذی بھی بقیہ بن ولید کی حمصی راوی سے عن والی روایت کو صحیح کہتے ہیں -

{ترمذی 2676}

شیخ ابن تیمہ کہ شاگرد محدث علامہ ابن عبدالحادی بقیہ کی حمصی راویوں سے روایت کو
چید کہتے ہیں -

{تعلیقۃ العلل ابن ابی حاتم صفحہ 157}

شیخ احمد شاکر بھی بقیہ بن ولید کی حمصی راوی سے عن والی روایت کو صحیح کہتے ہیں۔

{ مسند احمد 17123 تخریج احمد شاکر }

اہل حدیث کہ نام ور اور مشہور محدث ارشاد الحق اثری بھی بقیہ بن ولید کی ایک حدیث کا دفاع کرتے ہیں اور سند کو صحیح کہتے ہیں جو حدیث حمصی راوی سے ہے۔

{ توضیح الکلام صفحہ 299 }

اور خود غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری کی تحریر جس میں ایک حدیث ابوداؤد 722 کو حجت بنا کر پیش کیا اور سند کو حسن کہا چسکی سند میں حمصی راوی ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى النُّحْمِيُّ۔

غلام مصطفیٰ ظہیر کی یہ تحریر نیٹ پر { تکبیرات عیدین میں رفع الیدین کہ نام سے دیکھی جا سکتی ہے }

مزید اعتراضات کہ لئے فیس بک پر رابطہ کریں !

page | 32

اللہ ہم سب کو اہل بیت کا دفاع

کرنے کی توفیق عطاء فرمائے !

| B@LoCH |